بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہم جنسی فطرت کے خلاف بغاوت ہے

مولانا عاشق علی اثری
جنرل سکریٹری ابوالکلام آزاد اسلامک اویکننگ سنٹر، نئی دہلی

تعزیرات ہند کی ایک دفعہ ۳۷۷ ہے جس کے رو سے غیر فطری جنسی عمل جس کو ’’ہم جنسی‘‘ یا ’’ہم جنس پرستی‘‘ کا نام دیا جارہا ہے، واجب سزا جرم ہے۔ یہ قانون انگریزی دور حکومت میں ۱۸۶۰ء میں منظور کیا گیا تھا۔ جو دستور ہند کا ایک جزو بن کر پورے ملک میں نافذ العمل تھا۔ اور ہم جنسی عمل کرنے والے خواہ مرد، مرد ہوں یا عورتیں، عورتیں وہ اس قبیح وخبیث اور خلاف فطرت عمل کی وجہ سے مجرم قرار دیئے جاتے تھے۔ لیکن دہلی ہائی کورٹ نے ۲۰۰۹ء میں اپنے فیصلہ میں باہمی رضامندی سے ہم جنسی کو جرم اور سزا کے دائرہ سے باہر کردیا تھا۔ اور ہم جنسی کو قانونی درجہ دے دیا تھا۔ جس کی متعدد مذہبی اور سماجی تنظیموں نے اسی وقت مخالفت کی تھی، اور ہائی کورٹ کے اس فیصلہ کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا تھا۔ سپریم کورٹ نے اپنے فیصلہ مورخہ ۱۱؍دسمبر ۲۰۱۳ء میں دہلی ہائی کورٹ کے اس فیصلہ کو کالعدم قرار دیتے ہوئے دفعہ ۳۷۷ کو باقی رکھا ہے جو غیر فطری جنسی عمل (ہم جنس پرستی) کو واجب سزا جرم قرار دیتی ہے۔

فطرت سلیمہ سے بغاوت کرنے والے اور پورے معاشرے اور سوسائٹی کو تباہ وبرباد کرنے والے چند مردوں اور عورتوں اور ووٹ بنک پر نگاہ رکھنے والے کچھ نیتاؤں کو چھوڑ کر فطرت سلیمہ اور عقل سلیم رکھنے والے مختلف مذاہب کے ماننے والوں نے ہم جنس پرستی کو قانونی جواز فراہم کرنے کی مخالفت کی ہے۔ جن میں ہندو بھی ہیں مسلمان بھی، سکھ بھی ہیں عیسائی بھی، عوام بھی ہیں اور مذہبی پیشوا اور رہنما بھی۔ کیونکہ ان کی دور رس اور دوربیں نگاہیں دیکھ رہی ہیں کہ اگر ’’ہم جنس پرستی‘‘ کو قانونی درجہ اور قانونی جواز دے دیا گیا تو اس کے بھیانک اور خطرناک اثرات مرتب ہوں گے اور ملک سے مذہبی اور اخلاقی قدروں کا جنازہ نکل جائے گا اور اس کو تباہی اور بربادی سے کوئی بچا نہیں سکتا۔

ان حالات میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کو سامنے رکھتے ہوئے بلا امتیاز مذہب وشریعت اور بلا تفریق مسلک ومشرب ہر باشعور اور سلیم الفطرت انسان کو ڈٹ کر ہم جنسی کے جواز کی مخالفت کرنی چاہئے اور بھرپور اس کا مقابلہ کرنا چاہئے۔

مذکورہ بالا معاملہ کی قباحت وشناعت اور اس کی خطرناکی کے پیش نظر میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس کی تاریخ، اس کی خطرناکی اور اس کے نتیجہ میں آنے والی تباہی وبربادی اور دنیا اور آخرت میں ہونے والے عذاب کے سلسلہ میں مختصر روشنی ڈال دی جائے۔ تاکہ ایسے اعمال قبیحہ میں ملوث ہونے والے مرد وعورتیں اور ان کی پشت پناہی کرنے والے افراد، ادارے اور تنظیمیں، روساء اور وزراء اس کے انجام بد سے واقف ہوجائیں اور اپنے آپ کو اور معاشرہ کو تباہی اور بربادی سے بچانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ انسانیت کے ساتھ خیر خواہی کا یہی تقاضا ہے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں عقل سلیم سے نوازے اور پوری انسانیت کو دنیا اور آخرت دونوں کی تباہی اور بربادی سے بچائے۔ آمین

ہم جنسی کی تاریخ: ’’ہم جنسی‘‘ یا ’’ہم جنس پرستی‘‘ یا ’’اغلام بازی‘‘ کا گندہ، گھناؤنا، خلاف فطرت اور خالق کائنات اور مالک ارض وسماوات کے غضب کو دعوت دینے والا عمل سب سے پہلے لوط علیہ السلام کی قوم میں وجود میں آیا اور دیکھتے دیکھتے ان کی قوم بے حیائی اور بے شرمی کی تمام حدوں کو پار کرگئی اور لوط علیہ السلام کی تبلیغ اور تنبیہ کے باوجود جب یہ عمل قبیح نہیں رکا تو غیرت الٰہی کو جوش آیا اور اس نے پوری قوم کو تہس نہس کرکے دنیا والوں کے لئے سامان عبرت بنادیا۔

لوط علیہ السلام، ایک جلیل القدر پیغمبر، اللہ تعالی کے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجہ تھے اور عراق میں ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ رہتے تھے۔ اور ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لانے والے اور ان کی دعوت توحید کو قبول کرنے والے تھے، پھر جب ابراہیم علیہ السلام ہجرت کرکے ملک شام گئے تو یہ بھی ان کے ساتھ گئے، پھر اللہ تعالی نے خود ان کو بھی نبی بناکر ’’سَدُوم‘‘ نامی بستی میں بھیجا جو اردن اور بیت المقدس کے درمیان ایک سرسبز وشاداب اور زرخیز جگہ

تھی، وہاں کے لوگوں میں شرک اور دیگر خرافات کی قباحتوں کے ساتھ دوسری بڑی خرابی مردوں کے ساتھ بدفعلی (ہم جنسی) بھی تھی۔ جسے دنیا میں سب سے پہلے اسی قوم لوط نے کیا تھا، اسی وجہ سے اس قبیح گناہ کا نام ''لواطت'' پڑ گیا۔ چنانچہ اللہ تعالی نے ان کے اس خلاف فطرت عمل کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

ترجمانی: ''اور ہم نے لوط (علیہ السلام) کو بھیجا جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم ایسا فحش کام کرتے ہو جس کو تم سے پہلے کسی نے دنیا جہان والوں میں سے نہیں کیا۔ تم مردوں کے ساتھ شہوت رانی کرتے ہو عورتوں کو چھوڑ کر، بلکہ تم تو حد ہی سے گزر گئے ہو۔'' (سورۃ اعراف ۷:۸۰-۸۱)

ان آیات سے معلوم ہوا کہ یہ اتنا قبیح، خطرناک اور خلاف فطرت کام ہے جو دنیا میں سب سے پہلے اسی قوم لوط نے کیا تھا۔ اور دوسری آیت اس بات پر بھی دلالت کرتی ہے کہ وہ مردوں کے ساتھ یہ بے حیائی اور بے شرمی کا کام صرف شہوت رانی کی غرض سے کرتے تھے، اس لحاظ سے وہ بالکل بہائم اور جانوروں کی طرح تھے جو محض شہوت رانی کی غرض سے ایک دوسرے پر چڑھتے رہتے ہیں۔ بلکہ یہ چوپایوں سے بھی گئے گزرے ہیں کیونکہ اللہ تعالی نے انسانوں کو اچھے و برے، نفع ونقصان، مفید و مضر کے درمیان تمیز کرنے کے لئے عقل وشعور سے نوازا ہے جس سے چوپائے محروم ہیں۔ لہذا انسان اگر عقل وشعور سے کام لے کر نفع ونقصان میں تمیز نہ کر سکے تو چوپاؤں سے بھی زیادہ گمراہ ہے۔ کیونکہ چوپائے تو پھر بھی اپنے نفع ونقصان کا کچھ شعور رکھتے ہیں اور نفع بخش چیزوں سے نفع اٹھاتے اور نقصاندہ چیزوں سے بچ کر رہتے ہیں۔

دنیا میں رائج معاشرتی اور خاندانی نظام:

اس وقت انسانی معاشرہ میں خاندان اور جنسی زندگی سے متعلق دو طرح کے نظام رائج ہیں:

(۱) اسلامی یا مشرقی نظام　　　(۲) مغربی نظام

(۱) اسلامی نظام: یہ وہ نظام ہے جو جنسی خواہشات اور تعلقات کو خاندان اور ازدواجی زندگی میں محدود اور محصور کرتا ہے، خاندانی نظام اور ضوابط سے ہٹ کر اور الگ ہو کر اس نظام میں مرد اور عورت کے باہمی تعلقات کا کوئی دوسرا تصور نہیں پایا جاتا ہے۔ یہاں شریعت واخلاق کے ضوابط اور قوانین مرد وعورت کے درمیان جنسی تعلقات کی حد بندی کرتے ہیں۔ اس نظام کے حامل اور پابند معاشرہ میں فحاشی، عریانی اور مرد وعورت کا باہمی اختلاط نظر نہیں آتا ہے۔ اس نظام معاشرت میں عورتیں آزادی کے نام پر بازاروں، دفتروں، پارکوں، کلبوں، تفریح گاہوں، فلموں، سیریلوں، ہوٹلوں، دوکانوں، غیر مہذب اور ناجائز پروگراموں میں شرکت اور شمولیت نہیں کرتی ہیں بلکہ وہ اس قسم کی جگہوں اور پروگراموں میں شرکت کو اپنے اور اپنے قبیلہ اور خاندان کی ناموس کے لیے بدنما داغ اور دھبہ سمجھتی ہیں۔ مشرق میں عموماً یہی اسلامی نظام رائج ہے، اس لیے اس کو مشرقی نظام بھی کہتے ہیں۔

(۲) مغربی نظام: یہ ایسا نظام ہے جس میں جنسی تعلقات اور خواہشات کی تکمیل کا نہ کوئی ضابطہ ہے اور نہ قانون، بلکہ اس کی بنیاد باہمی رضامندی پر ہوتی ہے۔ اس میں مرد وعورت دونوں کو آزادی ہوتی ہے کہ وہ شادی کے بعد جنسی تعلقات قائم کریں یا شادی کے بغیر۔ اس میں مرد وعورت کی بھی تخصیص نہیں ہے بلکہ ہم جنس پرستی کو بھی سند جواز حاصل ہے۔ اس کے رو سے مرد، مرد سے اور عورت، عورت سے بھی جنسی خواہشات کی تکمیل کر سکتے ہیں۔ یورپ وامریکہ اور ان کے ہم نوا دوسرے مغربی ممالک میں یہی نظام رائج ہے۔ اس میں نہ نسل انسانی کی بقا ہے اور نہ خاندان کی۔ اس نظام میں انسان جیسی مہذب اور متمدن مخلوق میں اور کتے، بلی، گائے بھینس، بھیڑ، بکری اور دیگر چرند و پرند وغیرہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس نظام میں عفت وعصمت کا کوئی مقام اور درجہ نہیں۔ عورتیں عریاں اور ننگی ہو کر یا نہایت چست اور باریک لباس زیب تن کر کے یا دیگر مختلف وسائل اور ذرائع اختیار کر کے مردوں کے جنسی جذبات کو ابھارنے کی کوشش کرتی ہیں اور آزادی کے نام پر بازاروں، دفتروں، پارکوں، کلبوں، تفریح گاہوں، فلموں اور سیریلوں اور دیگر غیر مہذب پروگراموں میں شرکت کو نہ صرف اپنا حق سمجھتی ہیں بلکہ اسے اپنے لیے باعث فخر تصور کرتی ہیں۔ یہ نظام غیر متمدن دور سے بہت قریب اور ملتا جلتا ہے۔

نکاح ایک فطری تقاضہ ہے:

علیم وخبیر اور عزیز وحکیم مالک نے اپنی قدرت وحکمت کے تحت جن وانس، چرند و پرند حتی کہ اشجار ونباتات وغیرہ کے جوڑے بنائے ہیں۔ ارشاد

ربانی ہے:

ترجمانی: ''وہ پاک ذات ہے جس نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کیے خواہ وہ زمین کی اگائی ہوئی چیزیں ہوں، خواہ خود ان کے نفوس ہوں، خواہ وہ (چیزیں) ہوں جنھیں یہ جانتے بھی نہیں۔'' (سورۂ یٰسین ۳۶:۳۶)

اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کو جوڑے جوڑے بنا کر نر و مادہ اور مرد وعورت دونوں کی فطرت میں ایک دوسرے کی طرف میلان رکھا ہے۔ مرد کو عورت کی چاہت اور ضرورت ہوتی ہے اور عورت کو مرد کی خواہش اور ضرورت ہوتی ہے۔ اور یہ جنسی ضرورت ہر نر اور مادہ کی فطرت میں شامل ہے۔ اور اس فطرت کے تقاضے سے ہر نر اور مادہ ایک دوسرے سے اپنی ضرورت اور خواہش کی تکمیل کرتا ہے۔ ان مخلوقات کو دیکھئے جن کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی طرح عقل و شعور سے نہیں نوازا ہے، ان کے یہاں اس خواہش کی تکمیل کا نہ کوئی نظام ہے اور نہ کوئی قانون اور قاعدہ۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی اس خواہش کی تکمیل میں اپنے اور پرائے کا کوئی لحاظ نہیں کرتے، یہاں تک کہ وہ اپنی بہنوں اور ماؤں تک سے اپنی جنسی ضرورت پوری کر لیتے ہیں، مگر چونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل و شعور کے زیور سے آراستہ کیا ہے اس لیے اس کی اس فطری خواہش کی تکمیل کا ایک نہایت ہی صاف ستھرا اور پاکیزہ نظام مقرر کیا ہے، جو بہت ہی آسان اور نسل انسانی کی حفاظت اور اس کی بقا کا ضامن ہے اور وہ ہے نکاح اور شادی کا راستہ۔ فرمان الٰہی ہے:

ترجمانی: ''(اللہ) وہ ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا، پھر اسے نسب والا اور سسرالی رشتوں والا کر دیا۔ بلاشبہ آپ کا پروردگار (ہر چیز پر) قادر ہے۔'' (سورۂ فرقان ۲۵:۵۴)

اس مقدس رشتہ کی پاسداری سے میاں بیوی میں الفت و محبت پیدا ہوتی ہے، دونوں کو ایک دوسرے سے ذہنی اور قلبی سکون و اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ دونوں کی عفت و عصمت کی حفاظت ہوتی ہے۔ نگاہیں اجنبی مردوں اور عورتوں کی طرف نہیں اٹھتی ہیں۔ خاندانی شرف و وقار کی بقا کے ساتھ نسل انسانی کی حفاظت ہوتی ہے۔

نکاح رحمت و محبت کا سبب ہے:

فرمان الٰہی ہے:

ترجمانی: ''اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے آرام پاؤ، اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کر دی، یقیناً غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔'' (سورۂ روم ۳۰:۲۱)

اسلام میں ہم جنسی کا حکم: اللہ تعالیٰ نے چونکہ انسانوں کو عقل و شعور سے نوازا اور ان کے لئے جنسی خواہشات کی تکمیل کے لئے باہم مرد اور عورت کی شادی کا واضح اور آسان راستہ بتایا۔ جو عین فطرت انسانی کے مطابق ہے۔ اس لئے اس فطری طریقہ یعنی شادی اور نکاح کے علاوہ جتنے راستے ہو سکتے تھے سب کو حرام قرار دیا۔ یہاں تک کہ اگر مرد اور عورتیں اس فطری طریقہ کو چھوڑ کر بغیر نکاح کے باہمی رضامندی سے اپنی جنسی خواہش کی تکمیل کریں تو اسے بھی ناجائز، حرام اور قابل سزا جرم قرار دیا ہے۔ مرد، مرد کے ساتھ یا عورت، عورت کے ساتھ ''ہم جنسی'' کر کے اپنی جنسی خواہش کی بھوک کو بجھائے تو اسے بھی حرام، ناجائز اور قابل سزا جرم قرار دیا ہے۔

اس کی حرمت کتاب اللہ، سنت رسول اللہ اور اجماع تینوں دلیلوں سے ثابت ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

ترجمانی: ''(وہ لوگ کامیاب ہو گئے) جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں بجز اپنی بیویوں اور ملکیت کی لونڈیوں کے یقیناً یہ ملامتیوں میں سے نہیں ہیں۔ جو اس کے سوا کچھ اور چاہیں وہی حد سے تجاوز کر جانے والے ہیں۔'' (سورۂ مؤمنون ۲۳:۵-۷)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے جنسی خواہش کی تسکین کے لئے صرف دو ہی طریقے جائز قرار دیئے ہیں۔ ایک بیوی سے مباشرت کر کے دوسرا لونڈی سے ہمبستری کر کے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان دو طریقوں کے علاوہ تیسرا کوئی طریقہ جائز اور حلال نہیں، خواہ وہ نکاح متعہ ہو یا ہم جنسی یا ہم جنس پرستی۔ اسلام کی برکت سے آج پوری دنیا سے غلامی کا رواج ختم ہو چکا ہے اس لئے اب صرف نکاح اور شادی کا راستہ ہی باقی رہ گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہم جنسی کے بارے میں خصوصی طور پر فرمایا ہے:

ترجمانی:''اور لوط علیہ السلام کا (ذکر کر) جب کہ اس نے اپنی قوم سے کہا کیا باوجود دیکھنے بھالنے کے پھر بھی تم بدکاری کر رہے ہو؟ یہ کیا بات ہے کہ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت رانی کے لئے آتے ہو؟ حق یہ ہے کہ تم بڑی ہی نادانی کر رہے ہو۔ قوم کا جواب بجز اس کہنے کے اور کچھ نہ تھا کہ آل لوط کو اپنے شہر سے شہر بدر کردو، یہ تو بڑے پاک باز بن رہے ہیں۔ پس ہم نے اسے اور اس کے اہل کو بجز اس کی بیوی کے سب کو بچا لیا، اس کا اندازہ تو باقی رہ جانے والوں میں ہم لگا ہی چکے تھے۔ اور ان پر ایک (خاص قسم کی) بارش برسادی، پس ان دھمکائے ہوئے لوگوں پر بری بارش ہوئی۔''(سورۂ نمل ۲۷:۵۴-۵۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

ترجمانی:''جو اپنے باپ کو گالی دے وہ ملعون (رحمت الٰہی سے دور) ہے۔ جو اپنی ماں کو گالی دے وہ ملعون ہے، جو غیر اللہ کے لئے جانور ذبح کرے وہ ملعون ہے۔ جو زمین کے نشانات (حدود) کو بدل دے وہ ملعون ہے۔ جو کسی اندھے کو راستہ سے ہٹا دے وہ ملعون ہے۔ جو چوپایہ سے بدفعلی کرے وہ ملعون ہے۔ جو قوم لوط جیسا عمل بد (ہم جنسی) کرے وہ ملعون ہے۔''(صحیح: صحیح الجامع نمبر ۵۸۹۱)

علمائے امت کا اس بات پر اجماع اور اتفاق ہے کہ لواطت (ہم جنسی) کا عمل حرام ہے اور ایسا کرنے والا ملعون ہے۔

ہم جنسی کی قباحتیں اور مضرتیں: ہم جنسی میں بہت سی دینی اور اجتماعی خرابیاں ہیں، ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

ہم جنسی کی سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ یہ فطرت اور قانون قدرت کے خلاف بغاوت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

ترجمانی:''اللہ کی وہ فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے بنائے کو بدلنا نہیں، یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ سمجھتے نہیں۔'' (سورۂ روم ۳۰:۳۰)

اس سے جنسی، ذہنی اور اخلاقی انحراف پیدا ہوتا ہے اور انسان انسانیت کے درجہ سے گر کر جانوروں اور چوپایوں کے درجہ میں بلکہ اس سے بھی نیچے پہنچ جاتا ہے۔

نیز ہم جنسی لعنت اور غضب الٰہی کو دعوت دینے والا عمل ہے۔ ہم جنسی سے سوسائٹی اور معاشرہ میں بہت سی خطرناک اور مہلک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

ہم جنس پرستی سے ہم جنسی کا عمل کرنے والوں کے دلوں سے شرم وحیا اور ادب ومروت کا جنازہ نکل جاتا ہے۔

ہم جنسی کے عمل کے انتشار کی وجہ سے بہت سی عورتیں شادی جیسے فطرت انسانی عمل سے محروم رہ سکتی ہیں۔

ہم جنسی کے عادی لوگ اپنے اور غیروں میں فرق نہیں کر سکتے یہاں تک کہ ان کے گھر کے چھوٹے چھوٹے بچے بھی ایسے لوگوں کی خباثت سے مامون اور محفوظ نہیں رہ سکتے ہیں۔

ہم جنسی کا خبیث عمل کرنے والوں کے گھرانے اور خاندان کے لڑکے اور لڑکیوں سے صاحب غیرت وحمیت لوگ اپنی بیٹیوں کا رشتہ کرنا پسند نہیں کرتے۔

ہم جنسی کے عمل قبیح کی وجہ سے نسل انسانی کی افزائش رک جائے گی کیونکہ مرد اور عورت کی باہمی شادی اور ان کے نکاح کا مقصد صرف شہوت رانی ہی نہیں بلکہ اس کا ایک بنیادی مقصد نسل انسانی کی بقا اور افزائش بھی ہے، جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔ جو کائنات ارضی میں نظام حکومت چلانے، ملک کو دشمنوں کی نظر بد سے بچانے کے لئے ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ترجمانی:''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تم میں سے ہی تمہاری بیویاں پیدا کیں اور تمہاری بیویوں سے تمہارے لئے بیٹے اور پوتے پیدا کئے اور تمہیں اچھی اچھی چیزیں کھانے کو دیں۔ کیا پھر بھی لوگ باطل پر ایمان لائیں گے؟ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کریں گے؟''(سورۂ نحل ۱۶:۷۲)

مرد اور عورت انسانی زندگی کی گاڑی کے دو پہیئے ہیں۔ان دونوں پہیوں کے باہمی ربط ہی سے یہ گاڑی رواں دواں رہتی ہے۔اور ان دونوں کے باہمی ملاپ سے جو غنچے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی نواسہ اور نواسی کی شکل میں کھلتے ہیں ان سے ماں باپ اور دیگر اعزہ واقرباء کی زندگی میں خوشی اور انبساط کا وجود ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ جن میاں بیوی کے گھروں میں اولاد نہیں ہوتی ہے وہ افسردہ اور پژمردہ رہتے ہیں اور ان کی زندگی بجھی بجھی اور اداس رہتی ہے۔

بجلی ہمارے گھروں، آفسوں، بڑے بڑے محلوں، فائیو اسٹار ہوٹلوں، سڑکوں اور پارکوں میں جو روشنی بکھیرتی ہے، جس سے ہر خاص وعام مستفید ہوتا ہے، کبھی ہم نے غور کیا کہ یہ روشنی ہمیں کیسے ملتی ہے؟ روشنی بکھیرنے والی بجلی دو تاروں سے مرکب ہوتی ہے۔ان میں سے ایک سرد اور دوسرا گرم ہوتا ہے۔اگر دونوں کو الگ کر دیا جائے یا دو سرد یا دو گرم تاروں کو ملا کر روشنی پیدا کرنے کی کوشش کی جائے تو یہ ناممکن ہے۔یہی حیثیت مرد اور عورت کی بھی ہے۔خالق کائنات اور ساری چیزوں کے مزاج اور ان کے خواص سے مکمل واقفیت رکھنے والے مالک نے مرد اور عورت کو پیدا کر کے ان کے دائرۂ عمل کو بھی متعین کر دیا ہے۔اسی لئے عورت کو ''ربۃ البیت'' گھر کی ملکہ کہا جاتا ہے اور مرد کو روزی روٹی کمانے کے لئے گھر کے باہر کی ذمہ داری دی ہے۔ہم جنسی سے زندگی میں روشنی بکھیرنا اور معاشرہ میں سکون وطمانیت کی امید رکھنا محال اور ناممکن ہے۔دونوں میں سے کون گھر کی دیکھ بھال کرے گا، کون کھانا پانی کا بندوبست کرے گا، اور کون باہر کی ذمہ داریاں پوری کرے گا؟ جس طرح کھلے ہوئے مختلف قسم کے غنچے باغوں اور پارکوں کی زینت کا باعث ہوتے ہیں اسی طرح ننھے منے، ہنستے مسکراتے بچے گھر کی زینت ہوتے ہیں۔ہم جنسی کرنے والے بھلا ایسے غنچے کہاں سے پائیں گے؟ ان کی اداس اور مرجھائی ہوئی زندگی میں رنگ ونکھار کون لائے گا؟ بفرض محال اگر وہ کسی کے بیٹے یا بیٹی کو گود لے لیں تو سوال پیدا ہوگا کہ وہ بچے دونوں میں سے کس کو باپ اور کس کو ماں کہہ کر پکاریں گے؟ اور ماں کی ممتا اور اس کی شفقت ان کو کہاں سے ملے گی؟۔

مذکورہ بالا خرابیوں اور قباحتوں کے ساتھ طبی نقطۂ نظر کو بھی پس پشت نہیں ڈالا جا سکتا ہے۔جس کے رو سے ہم جنسی کی وجہ سے ایڈز کا خطرہ بڑھ جاتا ہے، اس سے ہم جنسی کرنے والوں کے چہرہ کی رونق ختم ہو جاتی ہے۔عضو مخصوص میں بہت سے نقائص اور بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔اس سے عقل وفکر کا توازن بگڑ جاتا ہے۔نفسیاتی اور اعصابی قوی میں ضعف اور کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم جنسی کے سلسلہ میں ڈاکٹر موہن کرشن سوامی صاحب (ترجمہ جناب عبدالحمید یوسف صاحب) کی گرانقدر رائے اور فطرت کی تائید میں ان کے دل کی آواز قارئین کے سامنے پیش کر دی جائے۔ڈاکٹر صاحب نے ''ہم جنس پرستی کی حوصلہ افزائی ہرگز نہ کی جائے'' کے عنوان کے تحت تفصیلی گفتگو کی ہے۔اس میں لکھتے ہیں:

''جب فطری رویوں کو دبایا جائے گا تو وہ غیر فطری رویوں کو جنم دیں گے۔غیر فطری ذرائع کو فروغ دینے سے وہ زیادہ سے زیادہ رواج پا جائیں گے لیکن وہ کسی صورت بھی فطری نہیں ہو سکتے۔دفعہ ۳۷۷ کو ختم کر دینے سے ایک ادارے کے طور پر شادی کا وجود خطرہ میں پڑ جائے گا۔آزادی کے نام پر ،غیر فطری جنسی اعمال کو فروغ ملے گا۔یہ خطرہ بھی بڑھ جائے گا کہ صرف اپنی جنس، یا مذکر مؤنث دونوں ہی کی طرف میلان رکھنے والے افراد فطری جنسی رجحان (صرف صنف مخالف سے جنسی دلچسپی) رکھنے والے، شریک حیات کو غیر فطری برتاؤ پر مجبور کر کے ان کا استحصال کریں گے۔

یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ ہم جنس پرستوں میں ایڈز میں مبتلا ہونے کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔اس لئے دفعہ ۳۷۷ کی برقراری اس خطرہ کو کم کرنے میں مددگار ہوگی۔

اگر ہم جنس پرستی کو جرم قرار دینے کی وجہ سے ایل جی بی ٹی کمیونٹی ایڈز کی روک تھام کی خاطر کام کرنے والوں سے مدد کے لئے رابطہ کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتی ہے تو اس عمل کو قانونی طور پر جواز عطا کرنے کے بعد مجموعی طور پر اس بیمار ذہنیت کی حوصلہ افزائی ہوگی جو اس برتاؤ کا سبب بنتی ہے۔محض اس وجہ سے کہ میڈیا کے کچھ طبقے ہم جنس پرست اقلیت کی تائید کر رہے ہیں، یہ عمل سماج میں قابل قبول یا معزز نہیں ہو سکتا۔بالکل اسی طرح جیسے کہ بعض افراد کے پانچ کی جگہ چھ انگلیاں ہوں تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ چھ انگلیوں والا ہونا فطرت کے مطابق ہے۔بلکہ یہ تو غیر فطری امر رہے گا۔

ایک صحت مند معاشرے کے وسیع تر مفادات کی خاطر، سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے کا احترام کیا جائے اور اسے برقرار رہنے دیا جائے۔ ایک قوم کی یہ اہم ترین ذمہ داری ہے کہ اس روئے زمین پر سب سے زیادہ ترقی یافتہ مخلوق یعنی بنی نوع انسان کی افزائش کے لئے وہ اپنے ذی شعور طبقہ کی ایک سمت کے انتخاب کے سلسلہ میں مدد کرے: اسے رائج الوقت مطلوب اور غیر مطلوب انسانی صفات سے آگاہ کرکے، عامۃ الناس کے برتاؤ کو ایک سمت عطا کرکے اور کئی نسلوں سے چلی آ رہی ناپسندیدہ صفات کے اگر خاتمہ میں نہیں تو کم سے کم ان میں کمی کرنے کے حوالہ سے لوگوں کی مدد کرکے۔"

(روزنامہ انقلاب دہلی مجریہ ۳؍جنوری ۲۰۱۴ء)

ہم جنسی کی سزا: ہم جنسی خلاف فطرت ہونے کے ساتھ اتنا بڑا گھناؤنا جرم ہے کہ شریعت اسلامیہ نے اس کی سزا فاعل اور مفعول بہ (ہم جنسی کا عمل کرنے اور کرانے والے دونوں) کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

ترجمہ: "تم جس کو قوم لوط جیسا عمل (ہم جنسی) کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول بہ دونوں کو قتل کردو۔" (صحیح: صحیح سنن ترمذی: نمبر ۱۴۹۷، صحیح سنن أبي داؤد نمبر ۴۴۶۲)

مذکورہ بالا حدیث میں شریعت نے ہم جنسی کا عمل کرنے والوں کے لئے خصوصی طور پر قتل کی یہ سزا مقرر کی ہے لیکن اس قسم کی وبائیں جب کسی معاشرہ میں پھیلتی ہیں تو پورا معاشرہ اور پوری سوسائٹی اللہ کی گرفت میں آتی ہے اور سب عذاب الٰہی سے دوچار ہوتے ہیں۔ مثل مشہور ہے: گیہوں کے ساتھ گھن بھی پیسے جاتے ہیں۔ جیسا کہ درج ذیل حدیث سے ثابت ہوتا ہے:

بریدہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

ترجمہ: "جب بھی کسی قوم نے عہد شکنی کی تو اللہ تعالی نے اس میں قتل وغارت گری پیدا کردی اور جب بھی کسی قوم میں بدکاری (جیسے زنا، لواطت (ہم جنسی وغیرہ) عام ہوتی ہے تو اللہ تعالی اس پر موت کو مسلط کردیتا ہے۔" (مستدرک حاکم: نمبر ۲۵۷۷، الصحیحۃ نمبر ۱۰۷)

لوط علیہ السلام اپنی قوم کو ان کی خباثت اور بدعملی یعنی ہم جنسی سے منع کرتے اور سمجھاتے بجھاتے رہے مگر یہ سیدھا اور فطری راستہ ان کی سمجھ میں نہیں آیا۔ اور وہ اس خلاف فطرت عمل سے باز نہیں آئے تو خالق کائنات کا غضب جوش میں آیا اور اس نے ان کو ایسی عبرت ناک سزا سے دوچار کیا جو رہتی دنیا تک کے انسانوں کے لئے سامان عبرت بن گیا۔ اللہ تعالی اس ہم جنس پرستی سے جو فطرت کے خلاف کھلی ہوئی بغاوت ہے اتنا ناراض ہوا کہ ہم جنس پرستوں کو ایک دو سزا دینے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ تین سخت عبرت ناک سزائیں دیں: (۱) سورج نکلتے نکلتے ایک زوردار آواز نے انہیں آ دبوچا (۲) پھر ان کی بستیوں کو زمین سے اٹھا کر اوپر آسمان پر لے جاکر الٹا کرکے زمین پر پھینک دیا گیا اور اوپر کا حصہ نیچے اور نیچے کا حصہ اوپر کرکے تہہ وبالا کردیا گیا (۳) اس کے بعد ان پر کنکر قسم کے مخصوص پتھر برسائے گئے۔

مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں بلا امتیاز مذہب وملت اور ملک وسلطنت ہر امن پسند شہری کو غور وفکر کرکے اس شاہراہ پر خود چلنا چاہئے جو عین فطرت ہے یعنی مرد اور عورت کے نکاح کا شرعی اور قانونی طریقہ جو کسی نہ کسی صورت میں ہر مذہب کے اندر موجود ہے۔ اور دوسروں کو بھی اسی صراط مستقیم پر چلانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور ہم جنسی یا ہم جنس پرستی اور معاشقہ والی شادی کی مخالفت کرنی چاہئے۔ کیونکہ اس سے معاشرہ اور سوسائٹی سے امن وسکون غارت ہوجائے گا۔ نیز اس قسم کی بداخلاقی اور برائی خلاف فطرت ہونے کی وجہ سے کائنات کے پیدا کرنے والے اور ان کی زندگی گزارنے کا اصول وضابطہ بنانے والے جبار وقہار مالک کے غیظ وغضب کو دعوت دینے والی ہے۔

جیسا کہ دنیا میں سب سے پہلے ہم جنس پرستی کا قبیح عمل کرنے والی قوم لوط کو رب العالمین نے تین قسم کے عذابوں سے دوچار کرکے رہتی دنیا تک کے انسانوں کے لئے سامان عبرت بنا دیا۔ جب کہ آخرت کی سزا اور اس کا دائمی عذاب الگ ہے جسے خالق ارض وسما اور مالک کون ومکاں پروردگار عالم نے ایسے مجرموں کے لئے تیار کر رکھا ہے۔

چونکہ سپریم کورٹ کا حالیہ فیصلہ عین فطرت کے مطابق ہونے کے ساتھ ہمارے ملکی قانون کے بھی موافق ہے اس لئے اس کی بھرپور حمایت اور

تائید ہونی چاہئے، اور اگر ''آزادی رائے'' اور ''آزادی عمل'' کے بہانے اس قسم کے غلط کاموں کا دروازہ کھولا گیا تو پھر دوسرے غلط اور معاشرہ کو تباہ و برباد کرنے والے عملوں کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ اگر اس دعوی کو تسلیم کرلیا گیا تو کل کچھ لوگ مادرزاد ننگے ہو کر سڑکوں پر آجائیں گے اور آزادی کے نام پر اسے قانونی جواز فراہم کرنے کا مطالبہ شروع کردیں گے۔ پرسوں پھر کوئی دوسرا طبقہ سر اٹھائے گا۔ اس لئے ایسے مطالبات کی دل شکنی اور مخالفت ضروری ہے۔

آج انسانیت پوری دنیا میں مختلف قسم کے عذابوں اور طوفانوں سے دوچار ہے، کہیں بھیانک زلزلہ ہے، کہیں سونامی اور نرگس وغیرہ ناموں کے سمندری، ہوائی اور سیلابی طوفان ہیں، کہیں آتش فشاں جیسا بستیوں اور آبادیوں کو تہہ و بالا کرنے والا عذاب الٰہی ہے، کہیں زلزلے ہیں اور کہیں بادل پھٹ کر طوفان نوح کا منظر پیش کرتے ہیں جو ہم انسانوں کی بدعملیوں اور بدکرداریوں اور انسانیت کو ظلم و جور کی چکی میں پیسنے کی وجہ سے آتا رہتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالی کا اعلان ہے:

ترجمانی: ''تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے، اور وہ تو بہت سی باتوں سے درگزر فرما دیتا ہے۔'' (سورۂ شوری ۴۲:۳۰)

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں سیدھی راہ پر چلنے اور فطرت الٰہی کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے غیظ و غضب اور لعنت کے کاموں سے بچائے۔ آمین

☆☆☆